15

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مُباحثات

دوشنبہ - ۱۷ر جُون ۱۹۷۴ء

صفحہ	مُندرجات	نمبر شمار
۱	تلاوتِ قرآن پاک وترجمہ	۱
۲	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	۲
۵	مطالباتِ زر (ضمنی بجٹ)	۳

جلد، ہشتم — شمارہ یازدھم (۱۱)

ممبران جنہوں نے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ جام میر غلام قادر خان صدر
۲۔ مولوی محمد حسن شاہ
۳۔ مولوی صالح محمد
۴۔ نواب غوث بخش رئیسانی
۵۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ
۶۔ میر شاہنواز خان شاہوانی
۷۔ خان محمود خان اچکزئی
۸۔ میر صابر علی بلوچ
۹۔ سردار انور جان کھیتران
۱۰۔ میر یوسف علی مگسی
۱۱۔ نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز دوشنبہ ۱۴ صفر ۱۳۹۷ھ ۱۹۷۷ء

زیر صدارت میر قادر بخش بلوچ، ڈپٹی اسپیکر

صبح دس بجکر پندرہ منٹ پر شروع ہوا

تلاوت کلام پاک وترجمہ از قاری افتخار احمد کاظمی خطیب

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ـ بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن حتی یبلغ اشدہ ج واوفوا الکیل والمیزان

بالقسط ج لا نکلف نفسا الا وسعھا ج واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربی وبعھد اللہ

اوفوا ط ذلکم وصکم بہ لعلکم تذکرون ہ وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ج ولا تتبعوا

السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ط ذلکم وصکم بہ لعلکم تتقون ہ صدق اللہ مولانا العظیم

(سورۃ ۶ = ۱۵۲-۱۵۳)

یہ آیات کریمہ جو تلاوت کی گئی ہیں، آٹھویں پارہ کے چھٹے رکوع کی ہیں، ارشاد ربانی ہے۔

میں پناہ میں آتا ہوں اللہ کی، شیطان مردود کے شر سے۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ، مگر اسطریق پر کہ جو مستحسن ہو، یہاں تک کہ وہ اپنی پختگی کو پہنچ جائے۔ اور ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری پوری کرو، ہم کسی شخص پر اسکے تحمل سے زائد بار نہیں ڈالتے، اور جب بولو تو عدل کا خیال رکھو، اگرچہ وہ شخص قرابتدار ہی ہو، اور اللہ سے جو عہد کیا ہے، اُسے پورا کرو، اس سب کا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تم یاد رکھو، اور یہ بھی کہہ دیجئے کہ یہی میری سیدھی شاہراہ ہے سو اسی پر چلو، اور (دوسری دوسری پگڈنڈیوں) راہوں پر نہ چلو، کہ وہ تمکو اللہ کی راہ سے جدا کردیں گی، اس سب کا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے، تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

دآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ـ

قائدِ ایوان - (جام میر غلام قادر خان) جناب والا - میں افسوس کے ساتھ آپ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اسمبلی کی کارروائی کو اخبارات میں اور ریڈیو میں بالکل غلط طریقے سے نشر کیا جا رہا ہے۔ بلوچستان میڈیکل کالج کی نشستوں کے متعلق بھی ایسا تاثر دیا گیا ہے کہ شاید بلوچستان میں پندرہ مزید نشستیں دی گئی ہیں۔ اور اس قسم کی دوسری اطلاعات غلط طریقے سے پیش کی جا رہی ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے ان سے درخواست کرونگا کہ آیندہ اسمبلی کی کارروائی کو ایسے طریقے سے نشر کیا جائے کہ جو کارروائی اسمبلی میں ہو وہ صحیح طریقے سے عوام تک پہنچ سکے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - اب سوالات ہونگے۔

٭ ۶۱۷- میر شاہنواز خان شاہلیانی - جناب میں مسٹر محمود خان اچکزئی کی طرف سے یہ سوال دریافت کر رہا ہوں۔ کیا وزیر مال بتلائیں گے۔ کہ

(الف) سال رواں میں کوئٹہ کے نواح میں بارش اور برف باری کی وجہ سے جو تباہی ہوئی تھی آیندہ اس کے تدارک کے لئے حکومت نے کوئی کارروائی کی ہے ؟

(ب) اگر (الف) کا جواب نفی میں ہے تو کیوں ؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو تفصیل بتلائی جائے۔ اور اخراجات کا تخمینہ بھی۔

(ج) علاقہ کے زمینداروں کو بارش اور برف باری سے جو نقصان پہنچا ہے اس سلسلہ میں حکومت کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

قائدِ ایوان -

(الف) کوئٹہ اور اس کے قرب وجوار میں بارش و باران اور سیلابوں سے بچاؤ کے لئے حفاظتی بندات وغیرہ کی تعمیر پر ایک جامع منصوبہ بنایا گیا ہے جس پر تخمیناً -/۱۳،۰۰،۰۰۰ روپیہ لاگت آئیگی۔ آیندہ سال (۷۵-۱۹۷۴) کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں محکمہ ترقیات و منصوبہ بندی حکومت بلوچستان نے

جزوی طور پر -/۱۰۰۰۰۰ روپے رکھے ہیں اور مذکورہ منصوبہ پر اگلے سال سے کام شروع کیا جائیگا۔

(ب) جواب جزو (الف) میں بیان کیا گیا ہے ۔

(ج) وزیر اعظم کے ریلیف فنڈ میں سے جو رقم منظور ہوئی تھی اس میں سے کوئٹہ پشین کو ایک لاکھ پچاس ہزار روپے برائے امداد اور -/۳۰۰۰۰۰ روپے بطور بلا سودی تقاوی دیئے گئے ہیں۔ تاکہ نقصان رسیدہ لوگوں اور زمینداروں میں مناسب طور پر تقسیم کئے جا سکے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ آب اگلا سوال پوچھیں۔

نمبر ۶۳۶ میر شاہنواز خان شاہلیانی ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بتلائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اوستہ محمد تحصیل میں مالیہ کی شرح غیر مستقل ہے یعنی ہر سال ہر فصل پر تعین کیا جاتا ہے ۔

(ب) اگر یہ درست ہے تو بلوچستان میں یا تمام پاکستان میں ایسا غیر مستقل مالیہ کہیں اور بھی مقرر ہے ۔ اگر دوسری جگہوں پر ایسا نہیں تو اس تحصیل میں ایسا کیوں ہوتا ہے ۔

قائد ایوان ۔

(الف) یہ درست ہے کہ اوستہ محمد تحصیل میں مالیہ کی شرح غیر مستقل یعنی ہر سال ہر فصل پر تعین کی جاتی ہے ۔

(ب) تحصیل اوستہ محمد میں موجودہ طریقہ برائے وصولی مالیہ کیطابق بندوبست سال ۱۹۴۴-۴۵ء تا ہنوز رائج ہے۔ اور یہ طریقہ بلوچستان کی دیگر تحصیلوں سے اسلئے مختلف ہے کہ اراضیات اوستہ محمد ایسی انہار سے سیراب ہوتی ہیں جو علاقہ سندھ سے آتی ہیں۔ اس واسطے طریقہ باچھ مالیہ بھی علاقہ سندھ کے مطابق مقرر کیا گیا تھا۔ بہر حال اندریں بارہ کمشنر صاحب سبی سے خط و کتابت جاری ہے ۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی ۔ ضمنی سوال ۔ سندھ میں تو مالیہ کی شرح مستقل ہے جس میں ہر سال کوئی اضافہ نہیں کیا جاتا ۔

قائدِ ایوان۔ جناب یہ مسئلہ حکومت کے زیرِ غور ہے کہ مالیہ کا طریقِ کار کیا ہونا چاہیئے۔ اور آئندہ طریقِ کار مناسب طور پر مقرر کیا جائیگا۔ میں معزز ممبر کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں اگر کوئی تجویز ہے تو ہمیں بتائیں۔

وزیرِ تعلیم۔ (میر یوسف علی مگسی) پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ بلوچستان میں ہر جگہ کوئی نہری آبادی نہیں ہوتی ممکن ہے کہ اوستہ محمد میں ہو۔ چونکہ یہاں پر سیلابوں اور بارشوں پر فصل کا دارومدار ہے۔ اس لئے میں وزیرِ اعلیٰ کو آپ کے توسط سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مستقل مالیہ وہ کیسے لگائیں گے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ ایک وزیر دوسرے وزیر سے سوال نہیں پوچھ سکتا۔

میر شاہنواز خان شاھلیانی۔ یہ مالیہ ہر سال کیوں بڑھتا ہے میں اس کی وضاحت کرتا ہوں۔ غلے کے نرخ پر مالیہ مقرر کرتے ہیں۔ تو میں وزیرِ اعلیٰ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو مقرر کرنے کا ادارہ ہے تو مقرر کون کرتا ہے۔ کیا اس میں کاشتکاروں کے ایجنٹ بھی ہوتے ہیں۔ یا گورنمنٹ ہی کرتی ہے۔ کیا یہ صرف لینے والے ہی مقرر کرتے ہیں یا دینے والے بھی اس میں ہوتے ہیں۔

قائدِ ایوان۔ مالیہ کا تعین ہمیشہ حکومت کرتی ہے۔ اور اس کا تعین نرخوں کے مطابق ہوتا ہے۔

میر شاہنواز خان شاھلیانی۔ نرخوں کا تعین گورنمنٹ کرتی ہے اور یہ مالیہ نرخوں پر بڑھتا ہے۔ اگر وہ نرخ ہی زیادہ رکھ دیں جو کہ اس وقت نہ ہوں تو اسلئے ضروری ہے کہ اس طریقِ کار میں کاشتکاروں کے ایجنٹ بھی شامل ہوں۔

قائدِ ایوان۔ جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ اس طریق کار میں نرخ جو مقرر ہوتے ہیں وہ حکومت اور کاشتکاروں کے مشترکہ ایجنٹوں کے مشورے سے ہوا کرتے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ معزز رکن کی رائے بھی اس میں شامل کی جاتی ہوگی۔

میر شاہنواز خان شاہجیلانی۔ میری عرض یہ ہے کہ قانون تو قانون ہے بادشاہیاں بدل جاتی ہیں وزارتیں بدل جاتی ہیں اور یہ قانون پچیس سال سے اسی طرح آ رہے ہیں۔

قائدِ ایوان۔ جناب والا۔ میرے معزز رکن اور ہمارے عوام اب باشعور ہو گئے ہیں اسلئے ہم یہ قانون بدلنا چاہتے ہیں۔ میں خود اس سلسلے میں ترمیم کرنا چاہتا ہوں اس قانون میں تبدیلی لازمی ہے میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس میں تبدیلی ہوگی۔

(اس اثنا میں مولوی محمد حسن شاہ کھڑے ہو گئے)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ مولوی صاحب آپ بیٹھ جائیں۔

مطالبات زر

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ اب وزیر خزانہ مطالبات زر پیش کریں۔

Finance Minister (Sardar Ghaus Bakhsh Raisani) I move:

That a sum not exceeding Rs. 1,55,560 be granted to the Chief Minister to meet expenditure for the financial year ending 30th June, 1974 in respect of "7-Land Revenue".

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ۔ ایک رقم جو ۱،۵۵،۵۶۰ روپے سے متجاوز نہ ہو،

وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کے دوران بسلسلہ مد "۷ - مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ وزیر خزانہ اب اگلی تحریک پیش کریں۔

(ایک آواز۔ اردو میں پڑھیں)

وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ مجھے معاف کریں میں پڑھنے والی عینک نہیں لایا اسلئے میں عینک کے بغیر اردو نہیں پڑھ سکتا۔ اسلئے میں انگلش میں پڑھنے پر مجبور ہوں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ وزیر خزانہ اپنی تحریک انگریزی میں پیش کر سکتے ہیں۔ میں اس تحریک کو ایوان کے سامنے اردو میں رکھونگا۔ اب وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں۔

Finance Minister : I move:-

> That a sum not exceeding Rs. 16,54,370 be granted to the Chief Minister to meet expenditure for the financial year ending 30th June, 1974 in respect of "25-General Administration".

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ۔

ایک رقم جو ۱۶،۵۴،۳۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کے دوران بسلسلہ مد "۲۵ - عام نظم ونسق" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

Finance Minister. I move:-

> That a sum not exceeding Rs. 18,00,000 be granted to the Chief Minister to meet expenditure for the financial year ending 30th June, 1974 in respect of "29-Police".

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - تحریک یہ ہے کہ ۔

ایک رقم جو ۱۸،۰۰،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو ، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا
کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کے دوران بسلسلہ مد" ۲۹ - پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

Finance Minister : I move:-

> That a sum not exceeding Rs. 1,37,36,590 be granted to the Chief Minister to meet expenditure for the financial year ending 30th June, 1974 in respect of "40-Agriculture".

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - تحریک یہ ہے کہ ۔

ایک رقم جو ۱،۳۷،۳۶،۵۹۰ روپے سے متجاوز نہ ہو - وزیر اعلیٰ ....
کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کے دوران بسلسلہ
مد" ۴۰ - زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

Finance Minister : I move:-

> That a sum not exceeding Rs. 1,96,825 be granted to the Chief Minister to meet expenditure for the financial year ending 30th June, 1974 in respect of "41-Veternary."

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - تحریک یہ ہے کہ ۔

ایک رقم جو ۱،۹۶،۸۲۵ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی

جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کے دوران بسلسلہ مد "۴۱۔ محکمہ علاج حیوانات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

Finance Minister. I move:-

> That a sum not exceeding Rs. 37,00,000 be granted to the Chief Minister to meet expenditure for the financial year ending 30th June, 1974 in respect of "50-Civil Works-excluding establishment charges".

<u>مسٹر ڈپٹی اسپیکر</u>۔ تحریک یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو ۳۷،۰۰،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطاء کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کے دوران بسلسلہ مد "۵۰۔ سول ورکس بغیر اخراجات عملہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

<u>وزیر خزانہ</u>۔ میں نے جو تحریکیں پیش کیں ان کی مخالفت نہیں ہوئی اور ممبران نے بجٹ کو سراہا اور تعاون کیا ہے میں سب کا مشکور ہوں۔

(تالیاں)

<u>مسٹر ڈپٹی اسپیکر</u>۔ اجلاس کی کارروائی سہ شنبہ ۱۸ جون ۶ بجے شام تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اجلاس دس بجکر پچیس منٹ پر سہ شنبہ ۱۸ جون ۱۹۷۴ء ۶ بجے شام تک کے لئے ملتوی ہوگیا)